101972-غیرت کی بنا پر قتل کا حکم

سوال

میں غیرت کی بنا پر کسی کو قتل کرنے کا حکم معلوم کرنا چاہتا ہوں، اور شرعی احکام کے مطابق اس سزا کو لینا کس طرح ممکن ہے ؟

پسندیدہ جواب

کسی مسلمان شخص کو ناحق قتل کرنا بہت عظیم اور بڑا جرم ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اور جو کوئی کسی مومن کو قصدا قتل کرڈالے اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ کا غضب ہے، اور اللہ تعالی نے اس پر لعنت کی ہے، اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کررکھا ہے}. النساء (93).

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" مومن اس وقت اپنے دین کی وسعت میں ہے جب تک وہ کسی کا حرام اور ناحق خون نہیں بہاتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6355).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ وہ کونسے اسباب ہیں جن کی بنا پر کسی کا خون مباح ہوتا ہے، اسے بیان کرتے ہوئے فرمایا :

" جو شخص بھی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں اس مسلمان شخص کا خون بہانا حلال نہیں، لیکن تین اشیاء کی بنا پر : یا تو وہ شادی شدہ زانی ہو، اور قتل کے بدلے قتل کرنا، اور دین کو ترک کرنے اور جماعت سے علیحدہ ہونے والے شخص کو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6370) صحیح مسلم حدیث نمبر (3175).

شادی شدہ شخص کا زنا کرنا ایک ایسا سبب ہے جس کی بنا پر اس کا قتل مباح ہوجاتا ہے، لیکن زانی کو اس وقت تک قتل نہیں کیا جاسکتا جب تک دو شرطیں نہ پائی جائیں :

پہلی شرط :

وہ شخص شادی شدہ ہو " محصن " (اوپر کی حدیث میں اس کا بیان ہوا ہے) اور علماء کرام نے الاحصان کا معنی بیان کیا ہے :

زکریا انصاری رحمہ اللہ اس کا معنی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

" المحصن : ہر وہ مرد یا عورت جو مکلف اور آزاد ہو جس نے صحیح نکاح کے بعد وطئ اور ہم بستری کی ہو " انتہی مختصرا.

دیکھیں: اسنی المطالب (128/4).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"احصان کی پانچ شروط ہیں:

1-جماع.

2- صحیح نکاح میں ہو.

3-بالغ ہو.

4-عاقل ہو.

5-آزاد ہو انتہی.

دیکھیں: الشرح الزاد طبعہ مصریہ (120/6).

دوسری شرط:

اس پر چار گواہوں کی گواہی سے حد ثابت ہو جائے اور وہ گواہی شرمگاہ کو شرمگاہ میں دیکھنے کی گواہی دیں، یا پھر وہ خود اپنے اختیار سے بغیر کسی جبر کے اعتراف کر لے.

اور جب اس پر حد ثابت ہو جائے تو پھر لوگوں میں سے کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ خود بخود ہی اس پر حد لاگو کر دے، بلکہ اس کے لیے حکمران یا اس کے نائب سے رجوع کرنا واجب ہے، چاہے وہ نائب معاملات پورے کرنے یا حد کی تنفیذ میں نائب ہو، کیونکہ رعایا میں سے کسی ایک شخص کا خود ہی حد لاگو کرنا بدنظمی اور فساد کا باعث ہو اور ہر کوئی اٹھ کر دوسرے کو قتل کرتا پھرے گا.

ابن مفلح حنبلی کہتے ہیں:

"امام یا نائب کے علاوہ کسی اور کے لیے حد لاگو کرنا حرام ہے"

دیکھیں: الفروع (63/6).

اور فقہاء اسلام میں اس پر اتفاق پایا جاتا ہے، جیسا کہ الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

"فقہاء اس پر متفق ہیں کہ امام یا اس کا نائب ہی حد لاگو کریگا، چاہے وہ حد اللہ کے حق مثلا زنا میں ہو، یا پھر آدمی کے حق میں حد ہو مثلا حد قذف" انتہی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (280/5).

اور ایسا جرام کے مرتکب پر پردہ ڈالنا تاکہ وہ موت سے قبل توبہ کرلے اسے ذلیل کرنے اور اس کے عیب کو ظاہر کرنے سے بہتر ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب ماعز اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ نے زنا کا اعتراف کیا تو آپ نے اس سے اعراض کرلیا، اور اسے چھوڑدیا، حتی کہ ماعز نے کئی بار سامنے آکر ایسا کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد لاگو کی.

اس بنا پر؛ جسے لوگ غیرت کی بنا پر قتل کا نام دیتے ہیں یہ زیادتی اور ظلم ہے، کیونکہ اس میں اسے بھی قتل کیا جارہا ہے جو قتل کا مستحق نہ تھا، جب کنواری لڑکی زنا کرتی ہے تو غیرت سے اسے بھی قتل کردیا جاتا ہے حالانکہ اس کی شرعی سزا تو ایک سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ہے، نہ کہ اس کی سزا قتل تھی.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب کنوارہ کنواری لڑکی سے زنا کرے تو ایک سو کوڑے اور ایک برس جلاوطنی ہے "

اسے مسلم نے روایت کیا ہے.

چنانچہ جس نے اسے قتل کیا تو اس نے ایک مومن نفس اور جان کو قتل کیا جس کا قتل اللہ نے حرام کیا تھا.

اور اس سلسلہ میں شدید قسم کی وعید بھی آئی ہے کیونکہ سورۃ الفرقان میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں بناتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالی نے حرام کیا ہے وہ بجز حق کے اسے قتل نہیں کرتے، اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائیگا}.

.{اسے قیامت کے روز دوہرا عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہیگا}.الفرقان (68-69).

اور اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ یہ قتل کی مستحق تھی (اگر شادی شدہ عورت زنا کرے تو) تو پھر بھی اس حد کو صرف حکمران ہی جاری کرسکتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے پھر بہت سارے حالات میں یہ قتل صرف شبہ اور گمان کی بنا پر ہی کیا جاتا ہے، اور کسی بھی قسم کی تحقیق نہیں کی جاتی کہ آیا زنا ہوا بھی ہے یا نہیں.

واللہ اعلم.